65670 ـ كيا رمضان المبارك ميں ماہواری كی بنا پر روزہ نہ ركھنے والی دن كے وقت كھا پی سكتی ہے ؟

سوال

يہ تو معلوم ہے كہ ماہواری كی حالت ميں عورت روزہ نہيں ركھے گی تو كيا اس كے ليے رمضان ميں دن كے وقت كھانا پينا جائز ہے، اور كيا اس كے كوئی قواعد و ضوابط ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

حائضہ اور نفاس والی عورت جب دن كے وقت حيض اور نفاس سے پاك ہوں جائيں، اور اسی طرح جب مسافر سفر سے واپس پلٹ آئے اور اس كا روزہ نہ ہو، اور مرض كی بنا پر روزہ نہ ركھنے والا مريض صحيح ہو جائے تو ان سب كا دن كے باقی مانندہ وقت ميں كھانے پينے سے ركے رہنے كا كوئی فائدہ نہيں، انہوں نے عذر كی بنا پر روزہ نہيں ركھا تھا، اور انہيں باقی مانندہ وقت ميں كھانے پينے سے روكنے كے ليے كسی شرعی دليل كی ضرورت ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

سوال: ؟

جب حائض يا نفاس والی عورت دن كے دوران پاك ہو جائے تو كيا اس پر كھانے پينے سے ركے رہنا واجب ہو گا؟

شيخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا:

" جب حائض يا نفاس والی عورت دن كے وقت پاك ہو جائے تو اس پر كھانے پينے سے ركنا واجب نہيں، بلكہ وہ كھا پی سكتی ہے، كيونكہ اس كا كھانے پينے سے ركنے ميں كوئی فائدہ نہيں ديتا، كيونكہ اس پر اس دن كی قضاء ميں روزہ ركھنا واجب ہے، امام مالك، امام شافعی، كا يہی مسلك ہے، اور امام احمد كی ايك روايت بھی.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے كہ:

" جس نے دن كی ابتدا ميں كھايا ہو وہ دن كے آخر ميں كھائے "

یعنی جس کے لیے دن کے شروع میں روزہ نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہو اس کے لیے دن کے آخر میں بھی کھانا پینا جائز ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (59).

اور اس کا ضابط اور قاعدہ یہ ہے کہ:

بعض علماء کرام نے ایسے افراد جن کے لیے رمضان کا روزہ نہ رکھنا جائز ہے مثلا مریض اور مسافر اور حائضہ یا نفاس والی عورت کو اعلانیہ طور پر کھانے پینے سے منع کیا ہے، تا کہ جسے ان کے عذر کا علم نہ ہو وہ انہیں دین کے ساتھ سستی برتنے کا الزام متہم نہ کر سکے.

اور دوسرے علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر اس کا عذر ظاہر ہو تو اعلانیہ طور پر کھانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اس کا عذر مخفی اور پوشیدہ ہے تو وہ چھپ کر کھائے پیے، اور یہ دوسرا قول ہی زیادہ صحیح ہے.

مرداوی رحمہ اللہ " الانصاف " میں کہتے ہیں:

" قاضی رحمہ کا قول ہے: رمضان المبارك میں اعلانیہ اور ظاہری طور پر کھانے والے کو روکا جائے گا، چاہے وہ کسی عذر کی بنا پر ہی ہو، الفروع میں کہا ہے:

اس کا ظاہر مطلقا منع ہے، اور ابن عقیل کو کہا گیا: مسافر، مریض اور حاضہ عورت کو ظاہری طور پر کھانے پینے سے منع کیا جائے گا تا کہ انہیں متہم نہ کیا جائے ؟

تو ان کا کہنا تھا:

اگر تو عذر خفیہ اور پوشیدہ ہو تو اعلانیہ اور ظاہری طور پرکھانے پینے سے منع کیا جائے گا، مثلا ایسا مریض جس کے مرض کی علامت نہ ہو، اور ایسا مسافر جس پر سفر کی علامت نہ ہو" انتہی

دیکھیں: الانصاف (7 / 348).

واللہ اعلم .